Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۲۱

الفضل

قادیان

خطبہ نمبر (۲۱)

یوم جمعۃ المبارک

جلد ۳۰ | ۱۷۔ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش | ۳ ماہ رجب ۱۳۶۱ھ | ۱۷ جولائی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۶۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵۔ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے۔ فلِلّٰہ الحمد للہ

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر فوجی بھرتی کے سلسلہ میں شیخوپورہ لائلپور اور سرگودھا کے اضلاع میں دورہ کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ اضلاع سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ اور گجرات کی جماعتوں کا دورہ کرنے کے بعد واپس تشریف لے آئے ہیں۔

مولوی محمد حسین صاحب

خطبہ جمعہ

احمدیت یہ موجودہ جنگ کو خدا تعالےٰ کی تقدیر کا ایک مظاہرہ سمجھے

اور

اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر فنونِ جنگ سیکھے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۰۔ جولائی ۱۹۴۲ء

مرتبہ: شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دنیا میں

دو قسم کے خیالات

کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ لوگ ہیں۔ جو اس دنیا میں بسنے والے انسانوں کو مجبور اور اپنے ماحول کے اثر سے معذور قرار دیتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کو ماننے والے جو لوگ ہیں۔ ان میں بھی یہ گروہ پایا جاتا ہے۔ اور جو فلسفی ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کو نہیں مانتے۔ ان میں بھی یہ گروہ پایا جاتا ہے۔ ان میں سے جو لوگ

خدا تعالےٰ کو ماننے والے

ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کے ہر کام کو اپنے قبضہ میں رکھا ہے۔ اور جو تقدیر اس نے مقرر کر دی ہے۔ اس سے انسان سر مو ادھر اُدھر نہیں ہو سکتا۔ اس نے اگر کسی انسان کو نیک بنا دیا ہے۔ تو وہ نیک ہے۔ اور اگر اس نے کسی کو بد بنا دیا ہے تو وہ بد ہے۔ اگر اس نے کسی کو عالم بنا دیا ہے۔ تو اس کے عالم بنانے کی وجہ سے وہ عالم ہے۔ اور اگر اس نے کسی کو جاہل بنا دیا ہے۔ تو اس وجہ سے وہ جاہل ہے۔ جس کے لئے اس نے عالم ہونا مقدر کر دیا ہے وہ کسی صورت میں جاہل نہیں رہ سکتا۔ اور جس کے لئے اس نے جاہل ہونا مقدر کر دیا ہے۔ وہ کسی صورت میں عالم نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ

خدا تعالےٰ کے وجود کے قائل نہیں

وہ تقدیر کو اور رنگ میں بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ انسان آزاد نہیں۔ آزادی اس کا نام ہے۔ کہ اس پر اردگرد کے حالات کا اثر نہ پڑے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ تم کہتے ہو۔ ایک شخص عالم بن گیا۔ اور دوسرا جاہل رہا۔ مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ عالم کس طرح عالم بن گیا۔ اس کی وجہ یا تو یہ ہے کہ اس کے ماں باپ امیر تھے۔ وہ اس کی تعلیم کا خرچ برداشت کر سکتے تھے۔ اس لئے وہ پڑھ لکھ کر عالم ہو گیا۔ مگر جاہل کے والدین غریب تھے۔ اور اس کی تعلیم پر خرچ نہ کر سکتے تھے۔ اس لئے وہ جاہل رہا۔ جو عالم ہو گیا۔ علم کے حصول میں اس کے فعل کا دخل نہیں۔ اور جو جاہل رہا۔ اس کا جاہل رہنا اس کے اپنے فعل کے نتیجہ میں نہیں۔ عالم اس وجہ سے عالم ہو گیا۔ کہ اس کے ماں باپ اس کی تعلیم پر خرچ کر سکتے تھے۔ اور جاہل اس وجہ سے جاہل رہا۔ کہ اس کے ماں باپ اس کی تعلیم پر خرچ نہ کر سکتے تھے۔

دوسری مثال

یہ ہو سکتی ہے۔ کہ ایک امیر کا لڑکا جاہل رہا اور غریب کا عالم ہو گیا۔ اس کا سبب وہ یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ یہ بھی حالات کا نتیجہ ہے۔ امیر والدین نے اپنے بیٹے کو لاڈ اور پیار میں رکھا۔ اور اس لاڈ کے نتیجہ میں وہ تعلیم نہ حاصل کر سکا۔ اس میں اس بچہ کا کوئی دخل نہیں۔ یہ بھی اس کے ماں باپ کے فعل کا اثر ہے۔ اور جو غریب کا لڑکا عالم ہو گیا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ وہ اپنے کسی استاد یا کسی اور امیر کی نظر چڑھ گیا۔ یا گورنمنٹ سے اسے وظیفہ حاصل ہو گیا اور اس وجہ سے وہ پڑھ لکھ کر عالم ہو گیا ان حالات نے اسے عالم بنا دیا۔ اس کا اپنا اس میں کوئی دخل نہیں۔ یا مثلاً ایک لڑکے کا ذہن اچھا ہوتا ہے۔ اور وہ پڑھ جاتا اور عالم بن جاتا ہے۔ دوسرا کند ذہن ہوتا ہے۔ اس لئے جاہل رہ جاتا ہے۔ یہ بھی حالات کا ہی اثر ہے۔ اچھا ذہن بھی ماں باپ کی خوراک پرہیز وغیرہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس لئے اچھا ذہن رکھنے والا لڑکا اگر پڑھ گیا۔ تو اپنے برتے پر نہیں۔ بلکہ حالات کے نتیجہ میں۔ اسی طرح کند ذہن کا جاہل رہنا بھی اردگرد کے حالات کے نتیجہ میں ہے۔ پس ایک کا علم اور دوسرے کی جہالت دونوں مجبوریوں کے نتیجہ میں ہیں۔

پھر وہ کہتے ہیں۔

نیکی۔ بدی

کو لے لو۔ ایک شخص نیک ہے۔ اور چوری نہیں کرتا۔ تو اس کی وجہ یہ ہو گی کہ وہ کھاتا پیتا تھا۔ آسودہ حال تھا اس کی ضروریات پوری ہو جاتی تھیں اس لئے اسے چوری کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔ اس کے حالات ہی ایسے تھے۔ کہ اسے دوسرے کا مال کھانے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ لیکن دوسرا بھوکا ننگا اور محتاج تھا۔ اس نے کھانے کی کوئی چیز دیکھی۔ اور اٹھا لی۔ اس کی یہ چوری مجبوری کی وجہ سے ہے۔ اور اگر اسے چوری کی عادت ہو گئی ہے۔ تو یہ بھی مجبوری کی وجہ سے ہے۔ اسے اپنے حالات نے بار بار چوری پر مجبور کیا۔ اور اس طرح اسے عادت ہو گئی۔

اور دوسرے کو اگر چوری کرنے کی عادت نہیں۔ تو یہ بھی اس کے حالات کا نتیجہ ہے حالات نے اسے کبھی چوری کرنے پر مجبور نہ کیا۔ اور اس وجہ سے اسے چوری کرنے کی عادت نہ پڑ سکی۔ اور یہ بھی مجبوری ہی ہے۔ اس کو مسلسل ۲۵ - ۳۰ سال تک کھانے پینے کو ملتا رہا۔ اس کی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔ اس لئے وہ چور نہ بنا۔ اور اسے چوری کی عادت نہ پڑی۔ اور اس نیکی میں اس کا کوئی دخل نہیں۔ جن حالات میں وہ چور نہیں بنا۔ اگر چور بھی ان حالات میں سے گزرتا۔ تو چور نہ بنتا۔ چور کو اپنے حالات کی وجہ سے بار بار چوری کرنی پڑی۔ اس لئے اسے چوری کی عادت ہوگئی۔ جو پھر جاری رہی۔ اور یہ مجبوری ہے۔ اور ایسی

مجبوریوں کا طریق اور طرز

ایک ہی ہے۔ گو آگے چل کر پھر کچھ اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً چور نے زید کے ہاں چوری کی۔ اور بکر کے ہاں نہ کی۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اس میں بھی مجبوری کا دخل ہے۔ زید کی دیوار چھوٹی تھی۔ اور آسانی سے پھاندی جا سکتی تھی۔ اور بکر کی زیادہ اونچی تھی۔ اور اس کا پھاندنا مشکل تھا۔ یا اس رات زید کے گھر میں کوئی نہ تھا۔ سب کے سب کسی شادی یا اور تقریب میں شامل ہونے کے لئے کسی جگہ گئے ہوئے تھے۔ اور بکر گھر پر تھا۔ اس لئے زید کے ہاں چوری ہوتا اور بکر کے ہاں نہ ہوتا۔ یہ بھی حالات اور مجبوری کے ماتحت ہے۔ غرضیکہ خدا تعالےٰ کو ماننے والا ایک گروہ انسانی افعال کو تقدیر کے ماتحت مانتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کو نہ ماننے والا انسانی مجبوریوں اور ماحول کی مجبوریوں کے ماتحت مانتا ہے

اسی طرح

ایک اور گروہ

ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ انسان کو خدا تعالےٰ نے آزاد اور مختار بنایا ہے۔ فلسفیوں میں بھی ایک ایسا گروہ ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ انسان مختار ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے ماننے والوں میں بھی ایسا گروہ ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ انسان کو سزا دیتا ہے۔ گرفت کرتا ہے تو معلوم ہوا اسے آزاد بنایا گیا ہے۔ فلسفی اس کی یہ دلیل دیتے ہیں۔ کہ

ہر انسان میں دو خاصیتیں

پائی جاتی ہیں۔ بلکہ دنیا کی تمام چیزوں میں ان دونوں میں سے ایک خاصیت پائی جاتی ہے۔ ایک اثر ڈالنے کی دوسری اثر قبول کرنے کی۔ وہ کہتے ہیں کہ تم کہو گے لوہے پر اگر تلوار پڑے تو مڑ جاتی ہے۔ مگر لکڑی یا ہڈی پر پڑے۔ تو اسے کاٹ دیتی ہے۔ لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ لوہا مقابلہ کرتا ہے۔ اور لکڑی و ہڈی مقابلہ نہیں کرتی۔ باوجود اس کے کہ انسان پر اس کے ماحول اور ارد گرد کے

حالات کا اثر

پڑتا ہے۔ اس کے اندر ایسا مادہ موجود ہے۔ کہ اگر وہ ارادہ کرلے۔ تو بیرونی اثرات کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اور عادتوں کو چھوڑ سکتا ہے یا اختیار کر سکتا ہے۔ بہرحال جس حد تک انسان آزاد ہے۔ اسی حد تک وہ ویسا ہی نیکی میں بھی بڑھ سکتا ہے۔ جیسا بدی میں اور یہ اس کے اختیار میں ہے۔ کہ اس حد تک وہ نیکی یا بدی میں بڑھ جائے یا نہ بڑھے۔ دونوں قسم کے لوگ فلسفیوں میں بھی ہیں۔ اور خدا پرستوں میں بھی۔ دنیا کے مذاہب بھی ان دونوں قسم کے خیالات کو بیان کرتے ہیں۔ مسلمانوں میں بھی

جبری اور قدری

دونوں قسم کے لوگ ہیں۔ جبریوں کا عقیدہ ہے۔ کہ انسان کو اللہ تعالےٰ نے مجبور بنایا ہے۔ اور قدری کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے انسان کو مقدرت عطا کی ہے۔ چاہے تو نیکی کی طرف چلا جائے اور چاہے بدی کی طرف۔ بے شک اللہ تعالےٰ نے

موت و حیات

بنائی ہے۔ مگر موت سے بچنے اور حیات کو حاصل کرنے کے قواعد بھی بنا دیئے ہیں اگر وہ یہ قواعد نہ بناتا۔ تو پھر علاج بھی پیدا نہ کرتا۔ غذا بھی نہ بناتا۔ اگر ایک انسان نے بہرحال سو پچاس یا بیس سال زندہ رہنا تھا تو خدا تعالےٰ نے غذا کیوں پیدا کی۔ غذا اور علاج پیدا کرنے کے یہ معنی ہیں۔ کہ صحت اور بیماری اور موت و حیات میں

انسان کا دخل

ہے۔ اگر موت ضروری تھی۔ اور مقررہ وقت پر اس کا آنا لازمی تھا۔ تو غذا کی کیا ضرورت تھی۔ غذا پیدا کرنا اور علاج وغیرہ بنانے کے یہ معنی ہیں۔ کہ انسان اپنی صحت کو اچھا بھی بنا سکتا ہے اور خراب بھی کر سکتا ہے۔ موت کو قریب بھی لا سکتا ہے۔ اور دور بھی کر سکتا ہے تمام مذاہب میں کچھ لوگ جبری ہیں۔ اور کچھ قدری۔ تناسخ کو ماننے والے سب جبری ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ گزشتہ جون میں جو کچھ ہو چکا وہ بدل نہیں سکتا۔

اسلام کی تعلیم

کو اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو وہ نہ جبر کا قائل ہے۔ اور نہ قدر کا۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ خدا تعالےٰ نے انسان کو مجبور بنایا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر انسان کو مجبور بنایا جاتا تو ہم اسے نیک بناتے۔ ہم منبع ہیں تمام نیکیوں کے۔ پس اگر ہم نے جبر کرنا ہوتا۔ تو یہ جبر اپنی صفت کے مطابق کرتے۔ اور انسان کو نیک بناتے۔ اور جو مخلوق جبر کے ماتحت بنائی ہے۔ وہ نیکی پر ہی بنائی گئی ہے۔ فرشتے جبر کے ماتحت ہیں۔ اور اس لئے ان میں بدی کرنے کی طاقت ہی نہیں۔ اور وہ بدی کر ہی نہیں سکتے۔

فرشتوں کی زندگی جبر کی ہے۔

اور وہ نیک ہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے جو مخلوق جبر کے قانون کے ماتحت بنائی ہے۔ وہ نیک ہی ہے۔ پس اسلام اس طرح جبر کو تسلیم نہیں کرتا۔ مگر مقدرت کو بھی اس رنگ میں نہیں مانتا۔ کہ انسان کو اللہ تعالےٰ نے مقدرت دے دی ہے۔ اب خدا تعالےٰ کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ جیسا

نیچریوں کا عقیدہ

ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے انسان کو بنا دیا ہے۔ اور اب وہ خالی ہو کر تماشہ دیکھ رہا ہے۔ اسلام یہ بتاتا ہے۔ کہ ایک حد تک جبر بھی چلتا ہے۔ اور ایک حد تک تقدیر بھی چلتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے ایک حد تک انسان کو آزاد بھی بنایا ہے کھانا پینا۔ روشنی۔ نظارے۔ ہوا کے استعمال میں آزاد ہے۔ اس کے اختیار میں ہے کہ صاف پانی پیئے۔ اور اچھی ہواؤں اور روشنی میں رہے۔ عمدہ غذا کھائے۔ اور اپنی صحت کو اچھا رکھے۔ مگر اس کے باوجود پھر

تقدیر کا بھی دخل

ہے۔ بے شک اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ انسان اچھی غذا کھائے۔ تو اس کی صحت درست رہے گی۔ مگر یہ نہیں۔ کہ اگر وہ اچھی غذا کھائے۔ تو بہرحال اس کی صحت درست ہی رہے گی۔ یا اگر انسان کی صحت اس کی کسی غلطی کی وجہ سے خراب ہوئی ہے۔ تو بہرحال خراب ہی رہے گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دخل دے اور جب اس کی صحت اچھی رہنی چاہیئے۔ وہ خراب ہو جائے۔ یا جب انسان سے کوئی ایسی غلطی ہو گئی ہو۔ کہ جس کے نتیجہ میں اس کی صحت خراب ہو جانی چاہیئے۔ خدا تعالےٰ دخل دے۔ اور وہ خراب نہ ہو۔ اور جب اس کی صحت اچھی رہنی چاہیئے۔ وہ اچھی نہ ہو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام نے

دعا پر زور

دیا ہے۔ اگر انسان کلیتہً آزاد تھا۔ تو پھر دعا کے کیا معنی ہیں۔ اگر کلی طور پر اس کی صحت کا انحصار اچھی غذا پر ہے۔ اور اگر لازماً بد پرہیزی کے نتیجہ میں بیماری ہے تو دعا سے فائدہ ہے۔ پھر تو صرف علاج کا کام باقی رہ جاتا ہے۔ دعا کا نہیں۔ دعا کے معنی تو یہ ہیں۔ کہ باوجود پورے طور پر بیماری کے سامانوں کے اللہ تعالےٰ چاہے تو صحت بھی دے سکتا ہے۔ اس کی ایک موٹی مثال

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کتاب "شہادۃ القرآن" کا امتحان ۲۶ جولائی بروز اتوار ہوگا۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش گوئی

میں ملتی ہے۔ آپ کی پیشگوئی کے ماتحت طاعون پھیلی - اب عام قاعدہ تو یہی ہے - کہ طاعون کے کیڑے جس کے پاس جائیں - وُہ بیمار ہو جائے۔ طاعون قادیان میں بھی آئی - مگر خدا تعالےٰ نے فرمایا - آپ کے گھر میں طاعون نہ آسکے گی - وُہ کیڑے آپ کے مکان کے دائیں بھی آئے بائیں بھی آئے۔ اور موتیں پیدا کیں - سامنے بھی گئے اور موتیں پیدا کیں - اور پچھواڑے بھی گئے اور وہاں بھی موتیں پیدا کیں طاعون کے کیڑوں نے آپ کے مکان کے چاروں طرف چکر لگائے - مگر کوئی کیڑا آپ کے مکان میں داخل نہ ہو سکا - اگر سب کچھ سامانوں کا ہی نتیجہ ہوتا - تو یہ کیا چیز تھی جس نے طاعون کے کسی کیڑے کو آپ کے گھر میں داخل نہ ہونے دیا - یہ نظارہ بتاتا ہے - کہ گو اللہ تعالےٰ نے انسان کو آزادی دی ہے - مگر کبھی کبھی وُہ دخل بھی دیتا ہے - اور جب وُہ دخل دے تو سارے سامان بے کار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس نے فرمایا - کہ ہم نے طاعون کے کیڑے کو بے کار کر دیا ہے - اور وُہ اب آپ کے گھر میں نہ جا سکے گا - یا

لیکھرام کا واقعہ

بھی اس امر کی مثال میں پیش کیا جا سکتا ہے - کہ جب خدا تعالےٰ چاہے - تو صحت کے تمام سامانوں کے ہوتے ہُوئے بھی بیماری پیدا ہو جاتی ہے - خدا تعالےٰ نے یہ فرما دیا تھا - کہ عید کے دُوسرے دن اس کی موت ہوگی - اور چھ سال کے اندر اندر - اب چھ سال تک سال میں دو تین روز کے لئے حفاظت کے خاص طور پر سامان کر لینا کونسا مشکل امر ہے - اور یہ اس کے اختیار میں تھا - کہ ان دنوں میں حفاظت کے خاص سامان مہیا کر لیتا - مگر باوجود اس کے خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو پُورا کر دیا - حالانکہ ظاہری سامان اس کے خلاف تھے - ۶ - مارچ اس کی موت مقدر تھی - اور یکم مارچ کو لیکھرام کو سبھا کی طرف سے ملتان پہونچنے کا حکم ہوا - وہاں چار مارچ تک اس نے چار لیکچر دیئے - پھر سبھا نے اسے سکھر جانے کے لئے تار دیا - مگر وہاں پلیگ ہونے کی

وجہ سے ملتان کے آریہ سماجیوں نے وہاں جانے سے روک دیا - پھر پنڈت لیکھرام مظفر گڈھ جانے کے لئے تیار ہوئے - مگر یہ نہیں معلوم - کہ وُہ پھر سیدھے کیوں لاہور کو لوٹ پڑے - اور چھ مارچ دوپہر کو یہاں پہونچ گئے۔'' (سوانح عمری پنڈت لیکھرام از سوامی شردھانند ہندی صفحہ ۱۹۸) اگر وُہ اس روز واپس نہ آتا - تو یہ پیشگوئی پُوری نہ ہوتی - مگر باوجود اس کے کہ بظاہر اس کے باہر رہنے کا موقعہ پیدا ہو گیا پھر بھی وُہ لاہور پہونچ گیا - اور

وقت مقررہ پر قتل ہو گیا

یہ مثال اس امر کی ہے - کہ صحت اور حفاظت کے سارے سامانوں کے ہوتے ہُوئے بھی انسان ہلاک ہو سکتا ہے - پس اللہ تعالےٰ انسان کے کاموں میں دخل دیتا ہے - لیکن اس نے اسے آزاد بھی چھوڑا ہے - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے دو تین سال قبل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شدید کھانسی

ہُوئی - میری عمر اس وقت ۱۷ - ۱۸ سال کے قریب تھی - اور میرے سپرد آپ کی دوائی وغیرہ پلانے کی خدمت تھی - اور قدرتی طور پر جس کے سپرد کوئی کام کیا جائے - وُہ اس میں دخل دینا بھی اپنا حق سمجھنے لگتا ہے - میں بھی اپنی کمپونڈری کا یہ حق سمجھتا تھا - کہ کچھ نہ کچھ دخل آپ کے کھانے پینے میں دُوں - چنانچہ مشورہ کے طور پر عرض کر بھی دیا کرتا تھا - کہ یہ نہ کھائیں - وُہ نہ کھائیں - حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نسخے بھی تیار ہو کر استعمال ہوتے تھے - اور انگریزی دوائیاں بھی - مگر کھانسی بڑھتی ہی جاتی تھی - یہ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے - اور عبدالحکیم مرتد نے آپ کی کھانسی کی تکلیف کا پڑھ کر لکھا تھا - کہ مرزا صاحب سل کی بیماری میں مبتلا ہو کر فوت ہوں گے - اس لئے ہمیں کچھ یہ بھی خیال تھا - کہ غلط طور پر بھی اسے خوشی کا کوئی بہانہ نہ مل سکے - مگر آپ کو کھانسی کی تکلیف بہت زیادہ تھی - اور بعض اوقات ایسا اُچھو

آتا تھا - کہ معلوم ہوتا تھا - کہ سانس رک جائیگا ایسی حالت میں باہر سے کوئی دوست آئے اور تحفہ کے طور پر پھل لائے - میں نے وُہ حضورؑ کے سامنے پیش کر دیئے - آپ نے انہیں دیکھا - اور فرمایا - کہدو - جزاک اللہ اور پھر ان میں سے کوئی چیز جو غالباً کیلا تھا - اٹھایا - اور میں چونکہ دوائی وغیرہ پلایا کرتا تھا - اس لئے یا شاید مجھے سبق دینے کے لئے فرمایا - کہ یہ کھانسی میں کیسا ہوتا ہے - میں نے کہا - اچھا تو نہیں ہوتا - مگر آپ مُسکرا پڑے - اور چھیل کر کھانے لگے - میں نے پھر عرض کیا - کہ کھانسی بہت سخت ہے - اور یہ چیز کھانسی میں اچھی نہیں - آپ پھر مُسکرائے - اور کھاتے رہے میں نے اپنی نادانی سے پھر اصرار کیا - کہ نہیں کھانا چاہیئے - اس پر آپ پھر مسکرائے اور فرمایا مجھے

ابھی الہام ہُوا ہے - کہ کھانسی دُور ہو گئی

چنانچہ کھانسی اسی وقت سے جاتی رہی - حالانکہ اس وقت نہ کوئی دوا استعمال کی اور نہ پرہیز کیا - بلکہ بد پرہیزی کی - اور کھانسی بھی دُور ہو گئی - اگرچہ اس سے پہلے ایک مہینہ علاج ہوتا رہا تھا - اور کھانسی دور نہ ہوئی تھی - تو یہ

الٰہی تصرّف

ہے - یُوں تو بد پرہیزی سے بیماریاں بھی ہوتی ہیں - اور علاج سے صحت بھی ہوتی ہے مگر جب اللہ تعالےٰ چاہتا ہے - دخل بھی دے دیتا ہے - اور دُعا کا ہتھیار اسی لئے اللہ تعالےٰ نے انسان کو سکھایا ہے کہ وُہ خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کرے - کہ میں آزادی نہیں چاہتا میں اپنے حالات سے تنگ آگیا ہُوں آپ مہربانی کر کے میرے معاملات میں دخل دیں اور اللہ تعالےٰ بھی دیکھتا ہے - کہ بندہ متوکل ہو گیا ہے - اور چاہتا ہے - کہ میں اس کے معاملات میں دخل دوں تو وُہ دیتا ہے پس گو اللہ تعالےٰ نے

انسان کو آزادی

دی ہے - مگر وُہ دخل بھی دیتا ہے - انسان کو اللہ تعالےٰ نے انگلیاں دی ہیں - مونہہ دیا ہے اس کے سامنے کھانا آتا ہے - وُہ اس کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے - لقمہ اُٹھاتا ہے اور مونہہ میں ڈالتا ہے فرشتے کہیں بھی

اس کا ہاتھ نہیں روکتے - دُنیا کی آبادی اس وقت دو ارب کے قریب ہے اور ہر جگہ لوگ عام طور پر دو بار کھانا کھاتے ہیں - اور بعض ملکوں میں تو پانچ پانچ بار بھی کھاتے ہیں - اور پھر مقررہ اوقات پر کھانوں کے علاوہ شغل کے طور پر بھی کئی چیزیں کھاتے پیتے ہیں - ہر شخص کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے - لقمہ اٹھاتا اور مُونہہ میں ڈالتا ہے - اور وُہ گلے سے نیچے اتر جاتا ہے - کبھی کسی ایک جگہ بھی تو ایسا نہیں ہوا - کہ خدا تعالےٰ یا فرشتوں نے کسی کے ہاتھ کو روکا ہو - یہ

ایک عام قانون

ہے - جس میں کافر و مومن کی بھی کوئی تمیز نہیں - کہ کسی انسان کا ہاتھ کھانے سے نہیں روکا جاتا - مگر جب خدا تعالےٰ کی تقدیر چلتی ہے - تو ہاتھ رُک بھی جاتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک دفعہ کھانا لایا گیا - آپ نے اس میں ہاتھ ڈالا - لقمہ بنایا - اسے مونہہ کے پاس لے گئے - مگر پھر اسے پھینک دیا - اور فرمایا - کہ یہ کھانا خدا تعالےٰ کے حکم سے بولا ہے - اور اس نے کہا ہے - کہ مجھ میں زہر ہے - اور آخر میزبان نے مان لیا - کہ میں نے آپؐ کو ہلاک کرنے کی غرض سے اس میں زہر ڈالا تھا - تو دیکھو - جب خدا تعالےٰ کی مشیت ہُوئی - وُہی سامان جو روزانہ چلتے تھے - یک دم بدل گئے - اس وقت اللہ تعالےٰ نے خاص تقدیر جاری کر دی - اور آپ کو اطلاع دے دی - کہ اس کھانے میں زہر ہے - اسے نہ کھایا جائے - اسی طرح

سید عبداللطیف صاحب شہید کا ایک واقعہ

ہے - جب آپ افغانستان کو واپس جا رہے تھے - تو لاہور میں کچھ تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے ٹھہرے - انہی دنوں وہاں کسی احمدی کے لڑکے کے ولیمہ کی دعوت تھی - جس میں اس نے آپ کو بھی مدعو کیا - آپ تشریف لے گئے - بہت سے اور دوست بھی موجود تھے - آپ کو احترام کے ساتھ بٹھایا گیا - جب کھانا شروع ہوا - تو آپ نے بھی لقمہ اٹھایا - مگر پھر اسے پھینک دیا اور استغفار کرتے ہُوئے وہاں سے چلدیئے - بعض دوست آپ کے پیچھے گئے - اور کہا - کہ میزبان کی بہت دل شکنی ہو گی - آپ اٹھ کر نہ جائیں - اور کھانے میں شریک ہوں - مگر آپ نے کہا - کہ مجھے الہام ہوا ہے - کہ:-

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یہ کھانا سؤر ہے

انہوں نے عرض کیا صاحب خانہ مسلمان اور احمدی ہے۔ حلال کھانا پکایا گیا ہے۔ سؤر کا کیا مطلب ہے۔ مگر آپ نے کہا۔ کہ مجھے یہی الہام ہؤا ہے۔ اور میں یہ کھانا نہیں کھا سکتا۔ آخر جب تحقیقات کی گئی تو معلوم ہؤا۔ کہ درحقیقت ولیمہ کا سوال ہی پیدا نہ ہؤا تھا۔ ہماری شریعت کا حکم یہ ہے۔ کہ جب میاں بیوی آپس میں ملیں اور حقیقی صورت میں میاں بیوی کے تعلقات قائم ہو جائیں۔ تو ولیمہ ہو۔ تا معلوم ہو جائے کہ بیوی پورے مہر کی حقدار ہو گئی ہے۔ چونکہ ایسی بات کا اعلان اور الفاظ میں نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے شریعت نے اس کے لئے

ولیمہ کا طریق

مقرر کر دیا ہے۔ تا آئندہ جھگڑا وغیرہ اگر کوئی پیدا ہو۔ تو فیصلہ میں آسانی رہے۔ غرض اس وقت تحقیقات سے معلوم ہؤا۔ کہ گو ولیمہ کی دعوت کی گئی۔ مگر درحقیقت ایسا فعل ہؤا ہی نہ تھا۔ اور لڑکے والوں نے شرم کے مارے ولیمہ کر دیا۔ اور چونکہ ایسی دعوتِ ولیمہ شریعت کے منشاء کے خلاف تھی۔ اللہ تعالےٰ نے الہاماً آپ کو اس سے روک دیا۔ کیونکہ ایک اعلےٰ درجہ کے متقی انسان کے لئے تھوڑی سی بُری بات بھی بڑی ہوتی ہے۔ اس لئے الہام میں آپ کے لئے اس کھانے کو سؤر کہا گیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے جہاں دخل دینا ہوتا ہے۔ وہاں دے دیتا ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے بتایا ہے۔ کہ

دونوں طرح اللہ تعالےٰ کی حکومت چلتی ہے

اس نے انسان کو مختار بھی بنایا ہے۔ ہر انسان کھانا کھاتا ہے تو اس کا پیٹ بھرتا ہے۔ پانی پیتا ہے تو پیاس سے سیری ہوتی ہے۔ سونے سے طبیعت کو آرام ملتا ہے۔ آگ جلتی ہے تو گرمی محسوس ہوتی ہے گرم کپڑے پہننے سے بدن گرم ہوتا ہے۔ سرد کپڑے پہننے سے گرمی نہیں لگتی۔ انسان شلغم کھاتا ہے۔ تو اس کی تاثیر ظاہر ہوتی ہے مولی کھاتا ہے تو اس کی تاثیر۔ کھاتا تو انسان اپنی مرضی سے ہے۔ مگر تاثیر وہی ظاہر ہوتی ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے اس چیز میں پیدا کی ہے۔ انسان اگرچہ مختار ہے مگر تاثیر کو وہ نہیں بدل سکتا۔ اگر وہ چاہے کہ آگ اس کی پیاس بجھا دے۔ تو یہ نہیں ہو سکتا۔ یا وہ چاہے کہ پانی کھانا پکا دے تو یہ ممکن نہیں۔ وہ آزاد تو ہے۔ مگر اسی حد تک جس حد تک کہ مختلف چیزوں میں اللہ تعالےٰ نے مختلف تاثیریں رکھی ہیں۔ ہر چیز میں اللہ تعالےٰ نے جو خواص رکھے ہیں۔ اسی حد تک وہ ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ جہاں

خدا تعالےٰ کی حد بندی

ختم ہو جاتی ہے۔ وہاں انسان خواہ کتنا زور لگائے کچھ نہیں کر سکتا۔ حضرت خلیفہ اول اس کی ایک لطیف مثال بیان کیا کرتے تھے۔ آپ فرماتے کہ اگر کوئی انسان زبان پر مصری کی ڈلی رکھ کر اسے کہے کہ وہ نمک چکھے تو وہ کبھی نہ چکھے گی۔ وہ میٹھے کو نمک کبھی نہیں بتا سکتی۔ مگر کوئی انسان اگر اسے کہے کہ کہہ خدا نہیں ہے تو وہ کہہ دیتی ہے۔ کہ خدا نہیں ہے۔ اتنی چھوٹی سی بات وہ نہیں مانتی۔ اور اتنی بڑی مان لیتی ہے۔ اور یہ اس لئے کہ خدا تعالےٰ نے اسی طرح قانون مقرر کر دیا ہے۔ جب کوئی زبان یہ کہہ رہی ہوتی ہے کہ خدا کوئی نہیں تو وہ اس وقت بھی

خدا کی خدائی کا اقرار

کر رہی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کی دی ہوئی طاقت سے وُہ چل رہی ہوتی ہے۔ انسان کی زندگی مختلف دائروں میں چلتی ہے۔ جس حد تک اللہ تعالےٰ نے اسے آزادی دی ہے اس حد تک وہ آزاد ہے۔ مگر جب وہ دخل دیتا ہے۔ تو وہ آزادی ختم ہو جاتی ہے۔ دنیا میں طاعون اور ہیضہ کے جراثیم ہر انسان پر اثر کرتے ہیں۔ مگر جب خدا تعالیٰ کہہ دیتا ہے کہ اثر نہیں کرنا تو وہ بیکار ہو جاتے ہیں۔ اور آزادی چھن جاتی ہے۔ اور جب وہ حکم دیتا ہے۔ تو اسی چیز سے دوسرے خواص ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ زہر میں ہلاک کرنے کی تاثیر اللہ تعالےٰ نے رکھی ہے۔ مگر کبھی وہ

تریاق کا کام

بھی دیتا ہے۔ پانی تریاق بھی ہے۔ مگر کبھی وہ زہر بن جاتا ہے۔ بعض اوقات انسان زہر کھاتا ہے۔ تو بجائے ہلاک ہونے کے اس کی طاقتیں بڑھ جاتی ہیں۔ مگر بعض اوقات وہ پانی کا ایک گھونٹ پیتا ہے۔ تو ہیضہ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے بیشک حد بندیاں مقرر کی ہیں۔ مگر جب وہ دخل دیتا ہے۔ تو وہ

سب حد بندیاں ختم

ہو جاتی ہیں۔ پس مومن وہی ہے۔ جو اس حکمت کو سمجھ کر خدا تعالےٰ کے تصرف کو تسلیم کرے۔ اور جب تک وُہ ایسا نہ کرے کبھی بھی کامل مومن نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ نے مختلف دائرے مقرر کر کے حکم دیا ہے کہ ان میں اس طرح عمل کرو۔ جہاں اس نے آزادی دی ہے۔ وہاں اس نے یہ بھی مقرر کر دیا ہے۔ کہ اسباب سے کام لو۔ مگر تقدیر کو نہ بھولنا۔ مگر جہاں تقدیر کا حکم ہے۔ وہاں فرمایا ہے۔ کہ توکل کرو۔ مگر اسباب کو بھی نہ بھولنا۔ دونوں بیک وقت چلتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ دونوں کے مطابق چلنے والوں کو بارور کرتا ہے۔ جہاں اس نے انسان کو اختیار دیا ہے۔ وہاں تقدیر بھی ساتھ لگائی ہے۔ کھانے پینے پہننے میں آزادی دی ہے۔ مگر ساتھ دعائیں بھی سکھائی ہیں۔ اس کا یہ قانون ہے۔ کہ کھانا کھانے سے پیٹ بھرتا ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا ہے۔ کہ کھانا کھانے یا پانی پینے سے پہلے

بسم اللہ کہہ لو

جس کے معنی یہ ہیں کہ میں اللہ تعالےٰ کی مدد چاہتا ہؤا کھانا کھاتا یا پانی پیتا ہوں۔ یہ انسان کی آزادی کا حلقہ ہے۔ مگر تقدیر کو بھی ساتھ لگا دیا ہے۔ اور ایسی صورت میں انسان کو یہ اجازت نہیں کہ اسباب اور تدبیر کو چھوڑ دے۔ اگر کوئی کھانا کھانا چھوڑ دے۔ اور کہے کہ میں توکل کرتا ہوں۔ تو وہ گنہگار ہو گا۔ اگر بیمار اپنا علاج نہ کرے تو وہ گنہگار ہو گا سوائے اس کے کہ تقدیر خاص جاری ہو۔ جب خدا تعالےٰ یہ کہے کہ کھانا نہیں کھانا تو کھانے والا گنہگار ہو گا۔ مگر عام قانون کے ماتحت نہ کھانے والا گنہگار ہے۔ کیونکہ حکم یہی ہے کہ کھانا کھایا جائے۔ مگر کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ کیونکہ گو کھانا پیٹ بھرنے کا موجب ہوتا ہے۔ مگر بعض اوقات ہیضہ کا موجب بھی بن جاتا ہے۔ پھر سیری تکبّر کا موجب بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے فرمایا کہ جب کھا چکو تو

الحمد للہ کہو

گو یہ دائرہ تدبیر کا ہے۔ مگر تقدیر بھی ساتھ شامل ہے۔ کوئی تدبیر مکمل نہیں ہو سکتی جب تک تقدیر اس کے ساتھ شامل نہ ہو۔ اور کوئی تقدیر مکمل نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ تدبیر شامل نہ ہو الا ما شاء اللہ بعض اوقات اللہ تعالےٰ کا حکم ہوتا ہے کہ تدبیر نہ کرنا ایسے وقت میں تدبیر کرنا گناہ ہو جاتا ہے مگر

عام قاعدہ

یہی ہے کہ تدبیر کے دائروں میں تدبیر مقدم ہوتی ہے۔ اور تقدیر دوسرے درجہ پر مگر جو تقدیر کا دائرہ ہے وہاں توکل مقدم ہے۔ اور اسباب کی حیثیت ثانوی ہوتی ہے جب کوئی انسان بیمار ہو تو علاج اصل کام ہے۔ اور دُعا ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ اصل ذریعہ اسباب ہیں۔ مگر اسباب کی حفاظت اور ان کے بے راہ نہ ہونے کے لئے دُعا سکھائی ہے۔ مگر جب تقدیر آتی ہے۔ تو وہاں اسباب کی حیثیت ثانوی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں اگر اسباب میسر نہ آئیں۔ تو نہ آئیں اسی طرح

اسباب کے دائرہ میں دُعا

کی طرف کسی وقت رغبت نہ بھی ہو۔ تو اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ اسباب چھوڑ دیئے جائیں۔ اس کی مثال یوں دی جا سکتی ہے کہ مثلاً کسی علاقہ میں طاعون یا ہیضہ یا کوئی اور وبا پھیلتی ہے۔ اس صورت میں شریعت کا حکم ہے کہ اس علاقہ میں نہ جاؤ۔ اور یہ مقدم ہے۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں دُعا کر کے اس علاقہ میں چلا گیا تھا۔ کیونکہ یہاں دُعا کا مقام دوسرے نمبر پر ہے۔ مگر استثنائی طور پر یہ دائرہ ٹوٹ بھی جاتا ہے۔ مثلاً طبیب وہاں جاتا ہے یا ایسے علاقہ میں فساد ہو جاتا ہے۔ تو کوئی حاکم اپنے فرض کو ادا کرنے کے لئے جاتا ہے۔ انکا وہاں جانا ہی ضروری ہے وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہاں طاعون یا ہیضہ ہے ہم وہاں کس طرح جائیں۔ یہ تو تدبیر کی مثال ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تقدیر کی مثال

جہاد ہے۔ وہاں اصل حکم مرنے کا ہے۔ جیسے وبا کے موقعہ پر جان کو بچانا اصل حکم ہے۔ جہاد کے موقعہ پر اصل حکم جان دینا ہے۔ جہاں جان بچانے کا حکم ہے۔ وہاں جان دینے کے خطرہ میں پڑنا استثنائی حیثیت رکھتا ہے۔ مثلاً کسی طبیب یا حاکم کا اس علاقہ میں جانا۔ ان کے لئے یہی حکم ہے۔ کہ وہاں جاؤ۔ اور جان کی پرواہ نہ کرو۔ مگر جہاں جان دینے کا حکم ہے وہاں

جان بچانے کی تدبیر کرنا

ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی وجہ سے جہاد کے موقعہ پر کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ میرے پاس گھوڑا نہیں۔ یا تلوار نہیں۔ میں جہاد کے لئے کس طرح جاؤں۔ جہاد کا جب بھی حکم ہو۔ سامان ہو یا نہ ہو جانا ضروری ہے۔ سوائے اس کے کہ کوئی انسان جسمانی لحاظ سے معذور ہو۔ بعض احادیث میں آتا ہے کہ

بدر کی جنگ

میں بعض صحابہ کے پاس صرف لاٹھیاں تھیں۔ تلواریں نہ تھیں۔ تو جب تقدیر جاری ہو۔ تو وہاں تدابیر ثانوی درجہ اختیار کر لیتی ہیں۔ اور ان کا فقدان انسان کو معذور قرار نہیں دیتا۔ غرض دنیا میں دو قسم کے حالات خدا تعالےٰ کی طرف سے جاری ہیں۔ ایک وہ جب تدبیر کا پہلو بھاری ہوتا ہے۔ اور ایک وہ جن میں تقدیر کا پہلو بھاری ہوتا ہے۔ عذاب یا انقلاب کے مواقع دوسری قسم کے ہیں۔ ان میں تقدیر اپنا کام کر رہی ہوتی ہے۔ اس وقت انسان کا تدابیر کی طرف زیادہ دھیان دینا اپنی قسمت سے کھیلنا ہوتا ہے۔ اس وقت انسان کو توکل سے کام لیکر خدا تعالےٰ کی تقدیر کو قبول کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کی نیک تقدیر دعاؤں کے ذریعہ سے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

میں دیکھتا ہوں۔ کہ

ہماری جماعت کے بعض افراد

میں بوجہ اس کے کہ انہیں ہمیشہ امن کے ساتھ رہنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ کچھ بزدلی پیدا ہوگئی ہے۔ حالانکہ یہ نیکی نہیں۔ کہ بزدل ہو کر انسان امن کو قائم رکھے۔ بزدل ہو کر کون امن سے نہیں رہتا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ کیسا بیوقوف ہے وہ انسان جو کسی خصی کی نسبت یہ کہے۔ کہ وہ بڑا پاکباز ہے یا اندھے کے متعلق کہے۔ کہ وہ بڑا پاک نظر ہے۔ اس کی تو نظر ہی نہیں۔ وہ پاک نظر کس طرح ہوگیا۔ اسی طرح

بزدل پر امن کیونکر ہوسکتا ہے

وہ تو بزدلی کی وجہ سے فساد کر ہی نہیں سکتا سچا امن وہی ہے۔ جو مارنے کی طاقت رکھتا اور پھر امن سے رہتا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت کا ایک طبقہ امن کی تعلیم سن سن کر بزدل ہوگیا ہے۔ اور

توکل و تقدیر

کے مقام کو بھول گیا ہے۔ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ بعض جگہ جب ہماری جماعت میں سے نوجوانوں کو بھرتی کرنے کے لئے افسر پہنچے تو بعض نوجوان تو تیار ہوگئے۔ مگر ان کی مائیں روتی ہوئی آگئیں۔ کہ ہائے ہائے میرا بچہ مارا جائے گا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ایسے بزدل کیا قربانی کر سکتے ہیں۔ قربانی کے لئے تیاریاں ضروری ہوتی ہیں۔ دیکھو خدا تعالےٰ کے لئے فاقہ کرنے کا موقعہ تو شاید ہی کسی آدمی کو کبھی ملتا ہو۔ مگر اللہ تعالےٰ ہر سال

ایک ماہ بھوکا رہنے کی مشق

کراتا ہے۔ اصل دن تو شاید کبھی آتا ہی نہیں۔ مگر مشق ہر سال میں ایک ماہ کرائی جاتی ہے۔ اس لئے کہ کوئی کام بغیر مشق کے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنا مال لٹا دینے کا موقعہ تو شاذ ہی کسی کو ملتا ہے۔ مگر زکوٰۃ ہمیشہ کے لئے مقرر کر دی گئی ہے۔ پس

قربانی کیلئے مشق

بہت ضروری چیز ہے۔ جو شخص سمجھتا ہے کہ مجھے تیاری کی کوئی ضرورت نہیں۔ جب وقت آئے گا۔ میں قربانی کر لوں گا وہ نادان ہے۔ اور میں اس کی آنکھیں کھول دینا چاہتا ہوں۔ کہ وہ وقت آنے پر ضرور ٹھوکر کھائے گا۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ ہماری جماعت کو چاہیئے تھا۔ کہ اس جنگ کو خدا تعالےٰ کی تقدیر کا ایک مظاہرہ سمجھتے ہوئے ایسی نعمت غیر مترقبہ سمجھتی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اسے جاری کر کے ہمارے لئے یہ موقعہ پیدا کر دیا۔ کہ اگر چاہیں تو فنون جنگ سیکھ سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے یہ ایک ایسا موقعہ بہم پہنچایا تھا۔ کہ جماعت کے دوستوں کو اس پر

خوشی سے اچھلنا چاہیئے

تھا۔ مگر بجائے اس کے کہ خوش ہوتے اور نعمت سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھاتے وہ فوج میں داخل ہونے سے ڈرتے ہیں۔ جنگ کو بحیثیت ایک بلا کے تو برا ہی سمجھنا چاہیئے۔ اور فوج میں داخل ہونے کے معنے یہی ہیں۔ کہ اسے بلا سمجھتے ہیں اور دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر

فنون جنگ سیکھنے کے لحاظ سے

اس موقعہ کو غنیمت سمجھنا چاہیئے تھا۔ کہ جرأت اور بہادری پیدا کرنے کا سامان میسر آگیا۔

میں ان عورتوں پر جنہوں نے یہ برا نمونہ دکھایا

اظہار افسوس

کرتا ہوں۔ اور ان سے پوچھتا ہوں۔ کہ کیا ان میں سے کوئی ہے۔ جو اپنے بچوں کے لئے ایک سال کی عمر کی بھی ضمانت دے سکے۔ اور کیا جب جنگ ختم ہو جائے گی۔ تو انہیں شرم نہ آئے گی۔ کہ ان کی عزت کی حفاظت کے لئے ہندو، سکھ، غیر احمدی اور بعض احمدی تو میدان جنگ میں گئے۔ مگر ان کے بچوں میں سے کوئی نہ گیا۔ اگر خدا تعالےٰ نے ہمارے ملک کو خطرہ سے بچا لیا تو کیا ان کو غیرت نہ آئے گی۔ کہ ان کی عزت کی حفاظت ہندوؤں، سکھوں، اور غیر احمدیوں اور دوسرے احمدیوں کے ذریعہ ہوئی۔ اور انہوں نے خود اس میں کوئی حصہ نہ لیا۔ اور کیا ان کے اندر شرافت کا جو جذبہ ہے۔ وہ اس احساس سے ان کی زندگی کو تلخ نہ بنا دے گا۔ مومن تو کسی کا احسان نہیں اٹھایا کرتا۔ پھر وہ نوجوان جو فوج پر جانے سے ہچکچاتے ہیں۔ کس طرح اس

بے غیرتی کو برداشت

کریں گے۔ کہ ان کی، ان کی بیویوں، ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی حفاظت ہندوؤں، سکھوں اور غیر احمدیوں نے کی۔ مگر وہ خود چارپائی پر گھر میں بیٹھے رہے پھر

ایسی عورتوں سے میں پوچھتا ہوں

کہ وہ لوگ جو اس وقت لڑائی میں گئے ہوئے ہیں۔ اگر وہ اس بلا کو نہ روک سکے۔ تو ان کے بیٹوں کی زندگیاں ان کے کس کام آسکیں گی۔ کیا وہ گھروں میں مارے جائیں گے اور کیا وہ یہ پسند کرتی ہیں۔ کہ ان کے بچے لڑائی میں جاکر عزت کی موت تو نہ مریں۔ مگر گھروں میں بزدلوں کی طرح مارے جائیں

نور منجن

اگر آپ کے مسوڑھوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ مسوڑھے پھولتے یا درد کرتے ہیں۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت میلے رہتے ہیں۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے پانی پینے سے ٹیس لگتی ہے۔ تو آپ کو نور منجن کا استعمال فوراً شروع کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ بے مثال منجن دانتوں کی آب قائم رکھتے ہوئے انہیں موتیوں کی طرح صاف چمکدار ہی نہیں بناتا۔ بلکہ منہ کی بدبو دور کر کے ان خطرناک جراثیم کو بھی ہلاک کرتا ہے۔ جو دانتوں کی بیماریوں کا موجب ہوتے ہیں۔ اور مسوڑھوں کے نازک پٹھوں کو طاقت دے کر انہیں اس قابل بناتا ہے۔ کہ خون سے اپنی غذائیت حاصل کر سکیں۔ اس کا روزانہ استعمال

دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے

قیمت شیشی ایک اونس -/۵/- قیمت درجن -/۸/۳ روپے

قیمت شیشی دو اونس -/۸/- قیمت درجن -/۸/۵

ملنے کا پتہ:۔ **دواخانہ نور الدینؓ قادیان پنجاب**

اور دیکھنے والے اُن کو دیکھ کر کہیں۔ کہ کیسے بے حیا تھے یہ لوگ۔ جو اپنی ماؤں بہنوں۔ بیٹیوں اور بیویوں کی عزت کو نہ بچا سکے۔ پھر

ایسی ماؤں کو سوچنا چاہیئے

کہ جو نوجوان بیٹے جا چکے ہیں۔ وہ بھی تو ماؤں کے ہی بیٹے ہیں۔ وہ کہہ سکتی ہیں کہ وہ چند روپوں کے لئے چلے گئے۔ مگر میں کہونگا۔ کہ اس کے یہ معنے ہوئے۔ کہ چند روپوؤں میں تمہارے ایمان سے زیادہ کشش ہے۔ وہ تو بہت بہادر نکلے جو سترہ روپے کے لئے چلے گئے۔ مگر تمہارا ایمان تو سترہ روپے سے بھی کم قیمت کا ہوا۔ وہ سترہ روپے زیادہ قیمتی ہوئے جن کے لئے انہوں نے جانیں دے دیں۔ مگر تمہارا ایمان تمہیں اپنے بیٹوں کو گھروں سے نکالنے پر بھی آمادہ نہ کر سکا۔

خوب یاد رکھو۔ کہ وقت آنے پر ایسے لوگ کوئی کام نہیں دے سکتے۔ دیکھو! ایک کے بعد ایک سلطنت مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلتی چلی گئی۔ مگر وہ ہمیشہ یہی کہتے رہے۔ کہ مسیح آئیگا۔ تو ہم لڑیں گے۔ اور یہ سب واپس لے لیں گے جسطرح آج یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ دنیوی لڑائی ہے۔ جب

احمدیت کیلئے لڑنے کا موقعہ

آئے گا۔ تو ہم لڑیں گے۔ اور اپنے کرتب دکھائینگے۔ مگر جانتے ہو۔ جب مسیح آیا۔ تو مسلمانوں نے کیا کرتب دکھائے۔ جان و مال قربان کرنے کے بجائے وہ پتھراؤ کرنے لگے۔ کہ مسیح کو مار ڈالیں۔ یہ اس

لمبی بے حیائی کا نتیجہ

تھا۔ کہ انہوں نے خدا تعالےٰ کے لئے کوئی قربانی نہ کی تھی۔ وہ ہمیشہ جھوٹ بولتے رہے۔ کہ مسیح آئیگا۔ تو قربانیاں کریں گے اور اس وجہ سے خدا تعالےٰ نے ان سے قربانی کی طاقت چھین لی۔ پس اسی طرح جو لوگ آج کہتے ہیں کہ

دین کے لئے لڑائی کا موقعہ

آیا۔ تو وہ لڑیں گے۔ وہ صرف نفس اور شیطان کے دھوکے میں مبتلا ہیں۔ بغیر تیاری کے کوئی قربانی ہرگز نہیں کی جا سکتی۔ اور اگر کبھی موقعہ آیا۔ تو یہ لوگ بھاگنے والوں میں سب سے آگے ہونگے۔ خدا تعالےٰ کا قانون یہی ہے۔ کہ

ایمان کیساتھ عادت ضروری ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہؓ کے فوجی کرتب مسجد کے صحن میں دیکھا کرتے تھے۔ صحابہ رضؓ مسجد کے صحن میں تلواروں اور نیزوں سے لڑ کر آپ کو دکھاتے تھے۔ پس جب تک آپ لوگ بھی مشق نہ کریں

وقت آنے پر کوئی قربانی نہیں کر سکتے اور کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پس میں ایسی تمام ماؤں۔ باپوں اور علاقہ کے بارسوخ لوگوں کے اس طریق پر کامل افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔ اور ان پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر اُن کا یہ خیال ہے۔ کہ دین کے لئے قربانی کا وقت آنے پر وہ قربانیاں کر سکیں گے تو

وہ غلطی پر ہیں

جو مائیں آج روتی ہیں۔ وہ کل زیادہ روئیں گی۔ اور جو باپ آج ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔ وہ کل زیادہ کریں گے۔ اور جس شکست سے یہ لوگ آج ڈرتے ہیں۔ وہ کل زیادہ بھیانک صورت میں ان کے سامنے آئے گی۔ کیونکہ انہوں نے خدا کی تقدیر کو تدبیروں سے ٹالنے کی کوشش کی۔ اور اس کے فیصلے پر راضی نہ ہوئے۔

وصیاتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۱۵۲:۔ شمکہ عبدالرحیم ولد حاجی محمد یوسف صاحب قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر ۲۶ سال

بیوٹرین

کے استعمال سے

چھائیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا

کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے

جھریوں و بدنما داغوں کو دور کرکے چہرے کو خوبصورت

بناتی ہے پھوڑے پھنسی کیلئے مجرب ہے

قدرتی پیداوار و خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے

سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنیکا بہترین تحفہ ہے

قیمت ایک روپیہ

سول ایجنٹ برائے قادیان: سلطان برادرز

ہر قسم کے بہترین ڈاکٹری اوزار و ہسپتال کی دیگر ضروریات کیلئے میسرز کیلکیس سرجیکل کمپنی کو لکھیں جو کہ چیز کی عمدگی۔ پائیداری اور مضبوطی میں واحد احمدیہ فرم ہے نمونہ جات اور فہرست کیلئے

میسرز کیلکیس اینڈ کمپنی پونچھ روڈ لاہور مینوفیکچرز اینڈ ایجنٹس کو لکھیں۔

جگر کی کمزوری

ہمارے ملک میں اکثر بیماریاں جگر کی خرابی سے ہوتی ہیں۔ ہمارے جگر کے خوشاندے اور حب تقویت جگر۔ جگر کے عمل کو درست کرکے خون کو صاف کر دیتے ہیں۔ اور خون کی زیادتی کے ساتھ سستی۔ کاہلی۔ کمزوری دور ہوتی چہرہ پُر رونق ہو جاتا ہے۔ چند دن کے استعمال کے بعد آپ اپنے آپ کو نیا آدمی معلوم کریں گے۔ جوشاندے اور تقویت جگر۔ پندرہ دن کی خوراک ۱۵ر صرف

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احباب سے ضروری گذارش

ہمیں اس بات کا بڑا افسوس ہے۔ کہ بعض احباب یہ وعدہ فرما کر کہ "الفضل" کا چندہ ماہوار ادا کریں گے۔ کئی کئی ماہ خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور اگر مجبور ہو کر وی۔ پی کیا جائے۔ تو پھر اُسے واپس کر دیتے ہیں۔ ہم ایسے احباب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ خود بخود باقاعدہ اور بروقت ادائیگی کرتے رہیں۔ تو وی۔ پی کی نوبت ہی کیوں آئے اسی طرح بعض احباب نے گذشتہ ماہ یا اس سے قبل وی۔ پی رکوا کر بذریعہ منی آرڈر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرمایا تھا۔ مگر اس وعدہ کے باوجود ان کی طرف سے تاحال رقم موصول نہیں ہوئی۔ اگر احباب ہمارے ساتھ تعاون نہ فرمائیں گے۔ تو "الفضل" کے اخراجات کہاں سے پورے ہونگے۔ ہماری اس چیخ و پکار کے باوجود جو دوست بے اعتنائی کا سلوک کرتے ہیں۔ اُن کے متعلق ہم سوائے اس کے اور کیا سمجھ سکتے ہیں۔ کہ انہیں اپنے جماعتی پریس کی ترقی کا کوئی احساس نہیں۔

مینیجر

روحانی علاج

درود استغفار اور دعا سے جسمانی بیماریوں کے لئے ہومیوپیتھک علاج نہایت موثر اور لطیف علاج ہے۔ دوائیں زود اثر مگر کم خرچ ہیں۔ ہسٹیریا [illegible] امراض۔ ذیابطیس۔ دمہ۔ لیکوریا۔ دق [illegible] بواسیر۔ مرگی۔ پرانا ملیریا۔ کاربنکل [illegible] سانپ اور بچھو کے کاٹے کے علاج کیلئے لکھیئے

ڈاکٹر ایم۔ ایچ احمدی

معرفت الفضل قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پیدائشی احمدی ساکن پنڈی چیری ڈاک خانہ سید والا ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۲-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ایک مکان واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان قیمتی اڑہائی ہزار روپیہ (۲) ایک کنال زمین واقعہ محلہ دارالانوار قیمتی ۹۰۰ روپے۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد معین نہیں ہے تاہم اندازاً چالیس روپے ماہوار ہے۔ میں اس تمام مذکورہ بالا جائیداد اور آمدنی کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ ماہوار آمد کا حصہ مطابق آمدنی ہر ماہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ عبدالرحیم بقلم خود

گواہ شد:۔ ظہور احمد دارالرحمت قادیان

گواہ شد:۔ بشیر احمد بقلم خود محلہ دارالرحمت

نمبر ۶۱۸۴:۔ مسمّاۃ سلطانہ عزیز بیگم زوجہ مولوی عبدالعزیز صاحب انسپکٹر بیت المال قوم راجپوت عمر بائیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴۲-۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ ہاں جائیداد منقولہ بصورت حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپے میرے شوہر مولوی محمد عبدالعزیز صاحب انسپکٹر بیت المال کے ذمہ واجب الادا تھے۔ منجملہ ان کے مبلغ ۴۵۰ روپے نقد وصول کر لئے ہیں۔ اور مبلغ ۵۰ روپے باقی ہیں۔ اس کل رقم ۵۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں جس کی ادائیگی۔ مولوی صاحب مذکور بالاقساط کریں گے۔ نیز میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔

الامۃ:۔ سلطانہ عزیز بیگم موصیہ

گواہ شد:۔ محمود احمد ثاقب ولد مولوی عبدالعزیز صاحب انسپکٹر بیت المال

گواہ شد:۔ محمد عبدالعزیز انسپکٹر بیت المال

نمبر ۶۱۹۷:۔ مسمّاۃ کرم بی بی بیوہ مہین صاحب مرحوم قوم کھوکھر راجپوت عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۳۸ء ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۴۲-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ میری جائیداد منقولہ حسب ذیل ہے:۔

ایک ہنس نقرئی وزن ۲۲ تولہ
چوڑیاں نقرئی دو عدد ۲ تولہ } کل قیمت عـہ
ڈنڈیاں دو عدد نقرئی وزن ۱ تولہ

نقدی مبلغ اسی روپے موجود۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور جسقدر حصہ میں اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد حصہ جائیداد وصیت ادا کر دوں۔ وہ اس میں سے مجرا سمجھا جائیگا۔ نیز میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اس کے علاوہ جسقدر جائیداد میری وفات کے بعد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا کرم بی بی موصیہ

گواہ شد:۔ بشیر احمد سیالکوٹی پسر میاں حبیب اللہ مہاجر

گواہ شد:۔ حبیب اللہ ولد مہین

نمبر ۶۱۷۱:۔ مسمّی علم الدین ولد محمد بخش صاحب قوم ترکھان گوت گوندل پیشہ زمیندارہ عمر ۷۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن جاتریہ کلاں ڈاکخانہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴۲-۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائیداد بلا شرکت غیرے حسب ذیل ہے۔ اراضی مزروعہ مرازی ساٹھ کنال موضع جاتریہ کلاں میں واقع ہے۔ جو میری قبضہ ملکیت ہے۔ جس کی قیمت تخمیناً ۳۰۰۰ روپے ہے۔ اور ایک مکان خام جس کی قیمت تخمیناً دو صد روپیہ ہے۔ اسطرح میری جائیداد کی قیمت تیس صد روپیہ ہے۔ جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں انشاءاللہ اپنی زندگی میں اسکی ادائیگی کی کوشش کرونگا۔ اگر کل یا کچھ حصہ ادا کر کے میں رسید حاصل کر لی۔ تو وہ رقم میری جائیداد سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس جائیداد کے علاوہ جو موضع مرقومہ میں واقعہ ہے۔ میری وفات پر کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر اس اراضی کی پیداوار کے علاوہ کوئی اور ذریعہ

محترمہ بیگم صاحبہ جناب نواب محمد علی خانصاحب آف مالیرکوٹلہ کا ارشادِ گرامی ملاحظہ ہو

آپ کی فیسرین کریم ہی نے ایک مریض کو ننگا کر دی تھی جن کا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ٹیل مہاسے تھے۔ کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن بھی کروا چکی تھیں۔ مگر میں خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا ہے۔ کہ ان کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہو۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پیشتر سے نکھر آیا ہے۔ اور اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے۔ اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ اور آپ کی وہ ممنون ہیں۔

فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں چھائیوں اور بدنما داغوں الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ ہر جگہ بکتی ہے اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس اور مشہور دوا فروشوں سے خریدیں۔

دی۔ پی۔ منگوانے کا پتہ:۔ فیسرین فارمیسی امرتسر پنجاب

کیا آپ جاپانی زبان بولتے ہیں؟

بہت سے آدمی بولتے ہیں۔ وہ پریشان کن افواہیں بار بار دہراتے ہیں جو بے چینی، مہلک تباہی، سٹاک مارکیٹ میں بے جا خوف پیدا ہو جانے اور غفلت کی وجہ سے نقصان کا باعث ہوتی ہیں یہ افواہیں جاپان سے آتی ہیں۔ ان پر دھیان نہ دیجئے۔ انہیں دوسروں تک نہ پہنچایئے۔

افواہیں اس کان سنو اُس کان اُڑا دو

جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذِ جنگ تیار کرو

ذیابطیس

بڑی موذی مرض ہے۔ طاقت کو گھن کی طرح کھا جاتی ہے۔

سفوف ذیابطیس

اس کا حتمی علاج ہے۔ یہ دوا خون اور پیشاب دونوں کی شکر کو تلف کرتی اور دل گردہ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے ایک دفعہ تجربہ کر کے دیکھیں۔

قیمت ۱۵- خوراک عـہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

اکسیر اٹھرا

طبیہ عجائب گھر کی تیار کردہ "اکسیر اٹھرا" استعمال کریں قیمت عـہ فی تولہ مکمل خوراک گیارہ تولے دس روپے

پروپرائیٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن۔ ۱۵ر جولائی۔ روس کی تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ دریائے ڈان کے نچلے حصہ میں روسٹوف اور دیگر روسی شہروں کے لئے جرمن خطرہ سخت بڑھ گیا ہے۔ چند گھنٹے ہوئے ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا کہ دریائے ڈان کی وادی کے ساتھ ساتھ کئی میل تک جرمن فوجیں آگے بڑھ گئی ہیں۔ روسی فوجیں آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ تاکہ وہ نئے مورچوں کو مضبوطی سے سنبھال لیں۔ جرمن ٹینک اور سوار دستے جنوب میں بھی حملہ کرکے بڑھتے جا رہے ہیں۔ رائٹر کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے کہ اتوار کو سارا دن گھمسان کی جنگ ہوتی رہی اور روسی فوجوں نے پیچھے ہٹتے ہوئے دشمن کا سخت مقابلہ کیا دورونیز سے تورئیہ کی حالت بھی سخت نازک ہے۔ دو دن ہوئے جرمن طوفانی دستے اس مورچہ میں داخل ہو گئے تھے اور اب مزید کمک انہیں پہنچ گئی ہے۔ ایک روسی ماہر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ روسیوں کو اب بھی اس بات کا پورا یقین ہے کہ جرمن فوجوں کے اس حملہ کو ناکام بنا دیا جائیگا۔ اس نے کہا۔ اسوقت تک لڑائی کے تین دور ہو چکے ہیں۔ پہلے دور میں جرمنوں کو کامیابی ہوئی۔ دوسرے دور میں روسیوں کو کامیابی ہوئی۔ تیسرے دور میں اب پھر جرمن بڑھ رہے ہیں۔ مگر اس کے بعد ایک چوتھا دور آئیگا جس میں روسی جرمنوں کی ایسی گت بنائیں گے۔ کہ انہیں میدان سے بھاگ جانا پڑے گا۔

قاہرہ۔ ۱۵ر جولائی۔ کل تیسرے پہر جرمن توپ خانہ نے جنوب کے نئے مورچوں پر حملہ کیا جس کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔ العالمین سے دشمن کے علاقہ پر برطانی طیاروں نے سخت گولہ باری کی جس سے سارے علاقہ میں دھوئیں اور گرد و غبار کے بادل چھا گئے۔

لنڈن۔ ۱۵ر جولائی۔ انگریزی ہوائی جہاز برابر دشمن کے مقبوضہ علاقوں پر چھاپا مارتے رہتے ہیں۔ کل شمالی فرانس میں ریلوے ٹھکانوں اور ہوائی اڈوں پر حملہ کیا گیا۔ ایک جگہ دشمن کے جہازی گولیوں سے بچنے کے لئے سمندر میں کود پڑے۔

لنڈن۔ ۱۵ر جولائی۔ کل صبح فرانس کے قومی دن پر مسٹر ایڈن کی طرف سے پیرس اور وشی اور فرانس کے دوسرے شہروں پر اشتہارات پھینکے گئے جن میں فرانس کے لوگوں کو یقین دلایا گیا۔ کہ برطانیہ سمندر پار کی فرانسیسی بستیوں پر قبضہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ برطانیہ کا مقصد یہ ہے کہ فرانس کو پھر طاقتور بنایا جائے۔ مسٹر چرچل نے ۱۹۴۰ء میں فرانسیسیوں کو جو پیغام دیا تھا۔ مسٹر ایڈن نے اس کا بھی ذکر کیا۔ اور کہا کہ آج سے دو سال پہلے جن خیالات کا اظہار مسٹر چرچل نے کیا تھا اتحادی ممالک آج بھی ان پر قائم ہیں۔

نئی دہلی۔ ۱۵ر جولائی۔ آجکل ملک میں کھانے پینے کی چیزوں کی جو کمی ہے۔ اس کے پیش نظر حکومت تجویز کر رہی ہے کہ ملک کی پیداوار کو زیادہ سے زیادہ بڑھایا جائے۔ اسی طرح اس بات کی بھی کوشش کی جا رہی ہے کہ پہلے سے زیادہ سبزیاں اور میوے پیدا ہوں۔ دہلی میں اس غرض کے لئے ایک ہفتہ منایا جائیگا۔ جس میں تمام لوگوں سے کہا جائیگا کہ وہ اپنے مکانات کے صحنوں میں سبزیاں بوئیں۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند نے بھی وائسرائے ہاؤس کے ایک حصہ کو سبزیاں بونے کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ مسٹر این این سرکار نے اخباری نمائندوں کی ایک کانفرنس میں بتایا کہ جہاں تک کھانے پینے کی چیزوں کا تعلق ہے ان کی پیداوار ۴۲-۱۹۴۱ء سے بہتر ہے۔ اور امید ہے کہ اگلے سال اس سے بھی بہتر ہوگی۔

بمبئی۔ ۱۵ر جولائی۔ ۴ر اگست کو بمبئی میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ہوگا۔ اس کے بعد سات اگست کو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس ہوگا۔ امید کی جاتی ہے کہ گاندھی جی بھی اس میں شریک ہوں گے۔

مدراس۔ ۱۵ر جولائی۔ کل مدراس اسمبلی کی کانگرس پارٹی کا خفیہ اجلاس ہوا۔ جس میں کانگرس پارٹی کی لیڈری کے سوال پر غور کیا گیا۔ مگر کوئی فیصلہ نہ ہوا۔

واشنگٹن۔ ۱۵ر جولائی۔ کل مسٹر سمر ویلز نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ اسکندریہ کے فرانسیسی جنگی جہازوں کے بارہ میں مسٹر روز ویلٹ نے جو تجاویز بھیجی تھیں۔ اگرچہ وشی گورنمنٹ نے ان کو نہیں مانا۔ تاہم امید ہے کہ ان تجاویز پر پھر غور کیا جائیگا کیونکہ وہ بہت اہم ہیں۔ سب سے اہم تجویز یہ تھی کہ اسکندریہ میں جسقدر فرانسیسی جہاز ہیں وہ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کی نگرانی میں دے دیئے جائیں۔ امریکہ وعدہ کرتا ہے کہ یہ جہاز لڑائی کے بعد فرانس کو واپس کر دیئے جائیں گے۔

وردھا۔ ۱۴ر جولائی۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے برٹش گورنمنٹ کو الٹی میٹم دینے کا ریزولیوشن پاس کر دیا۔ ریزولیوشن کے ۱۷سو الفاظ میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ برطانیہ ہندوستان سے اپنا اقتدار ہٹا لے ورنہ وہ مجبور ہو کر ہندوستان کی آزادی اور سیاسی حقوق کے لئے گاندھی جی کی راہنمائی میں عدم تعاون کی پوری طاقت سے جد و جہد کریگی۔ ریزولیوشن میں درج ہے کہ جب برطانیہ ہندوستان کی حکومت چھوڑ دیگا۔ اسوقت ملک کے ذمہ وار مرد اور عورتیں مل کر ملک میں ایک عارضی ذمہ وار گورنمنٹ قائم کریں گے۔ جس میں ہندوستان کے مختلف طبقوں کے نمائندے شامل ہوں گے۔ اس کے بعد وہ عارضی گورنمنٹ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے ذریعہ ہندوستان کے آئین کے متعلق ایک کانسٹی ٹیوشن بنائیگی جو ہندوستان کے تمام طبقوں کیلئے قابل قبول ہوگا۔ یہ ریزولیوشن آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو بھیجا جا رہا ہے جو ۷ر اگست کو اپنے اجلاس میں اس پر غور کرے گی۔ اگر گورنمنٹ نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کی یہ تجویز منظور نہ کی تو کانگرس عدم تشدد پر مبنی تحریک شروع کر دیگی۔

نئی دہلی۔ ۱۴ر جولائی۔ گاندھی جی اور پنڈت جواہر لال نہرو فی الحال گرفتار نہیں کئے جائینگے گورنمنٹ ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کا عوام پر اثر دیکھنا چاہتی ہے۔

لنڈن۔ ۱۴ر جولائی۔ مسٹر ایمری نے آج ہاؤس آف کامنز میں ہندوستان کے نئے ڈیفنس ممبر کے اختیارات بتائے۔ آپ نے کہا۔ اس کا کام حکومت ہند اور مختلف ملکوں میں تعاون۔ جنگ کے بعد کی سکیموں۔ بھرتی۔ اور فوجوں کیلئے اسلحہ وغیرہ کے کام کی نگرانی کرنا ہوگا۔ آپ نے کہا۔ ہم نے ڈیفنس ممبر کو وہ اختیارات ایسے دیئے ہیں جو کرپس تجاویز میں بھی شامل نہیں تھے۔

لنڈن۔ ۱۴ر جولائی۔ ڈیلی ٹیلیگراف لکھتا ہے کہ جرمنی جاپان پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ وہ روس پر حملہ کر دے۔ مگر اس کے ساتھ ہی اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ جاپان اپنے مفاد کو دیکھ کر ہی کوئی ایسا اقدام کریگا۔ محض جرمنی کی خاطر اپنے آپ کو مصیبت میں مبتلا نہیں کریگا۔

لنڈن۔ ۱۴ر جولائی۔ مسٹر ایمری نے آج ہاؤس آف کامنز میں اعلان کیا کہ سندھ کی نہایت مشکل اور خطرناک صورت حال کو کافی حد تک قابو میں کر لیا گیا ہے اور گاڑیاں دن کی طرح رات کو بھی چلنی شروع ہو گئی ہیں۔ فوجی دستوں نے ہوائی جہازوں کے ساتھ ان علاقوں میں سخت دوڑ دھوپ کی۔ بہت سے مشہور حُر لیڈروں اور دو ہزار حروں اور ڈاکوؤں کو پکڑ لیا گیا۔ اور بہت سے اسلحہ پر قبضہ کر لیا گیا۔ اب صورت حال بہت بہتر ہو گئی ہے۔ اور لوگوں کی ہمت بڑھ گئی ہے۔ لیڈروں کے گرفتار ہو جانے کی وجہ سے حُر چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بٹ گئے ہیں اور وہ اب مارشل لاء کے علاقوں سے نکلنے کی کوشش میں ہیں۔ لیکن ان کے بھاگنے کے خلاف پیش بندیاں کی جا رہی ہیں۔

حبوب کیساب

آپ کا دل دھڑکتا ہے۔ اٹھا نہیں جاتا۔ لیٹے رہنے کو دل کرتا ہے۔ ذرا چلنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ اگر اس کا سبب ملیریا۔ جگر کی خرابی ہے۔ تو "شفا کن" استعمال کریں اگر ملیریا سبب نہیں۔ بلکہ اعصابی کمزوری یا خون کی کمی ہے۔ تو حبوب کیساب استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ۸ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اصلی جہاز مارکہ سودیشی کپڑے

بلحاظ نفاست۔ ملائمیت۔ عمدگی۔ پائیداری میں ہندوستان بھر میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

کاٹن کریپ لٹھا۔ پاپلین

شرٹنگ خاکی زین۔ ڈول۔ پگڑی کلاتھ

سفید زین و ڈول سمن زین نیلی زین سوسی زین

دھوتی۔ نینجین سفید پردہ کلاتھ

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرت سر

برانچیں:۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ کوئٹہ

عبداللہ خان قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی۔